کرپٹو کرنسی اور عام کرنسی میں فرق

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

کرپٹو کرنسی اور عام کرنسی میں فرق

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

کرپٹو کرنسی اور عام کرنسی میں فرق

کچھ حضرات کی جانب سے بڑے شدّ ومد سے اس بات کا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ کرپٹو کرنسی اور عام کرنسی میں کوئی فرق نہیں ہے سوائے اس کہ کہ عام کرنسی کو حکومت جاری کرتی ہے جبکہ کرپٹو کرنسی کو حکومت جاری نہیں کرتی۔ انہی عناصر نے یہ تاثر بھی عوام میں قائم کرنے کی کوشش کی ہے کہ عام کرنسی اور کرپٹو کرنسی، دونوں ہی کمپیوٹر میں درج محض فرضی نمبر ہیں۔ اپنی اس بے بنیاد دلیل کو مزید تقویت دینے کیلئے وہ کہتے ہیں کہ چونکہ دنیا میں کاغذی کرنسی کے تناظر میں ڈیجیٹلائزیشن بہت بڑھ گئی ہے یعنی کاغذی کرنسی کا ڈیجیٹل استعمال بہت زیادہ ہو رہا ہے مثلاً آئن لائن پیمنٹ یا اے ٹی ایم یا ڈیبٹ کارڈ وغیرہ کی صورت میں لہذا موجودہ معاشی نظام - فریکشنل ریزرو سسٹم - میں کرنسی کا بھی ڈیجیٹل اندارج ہی ہوتا ہے اور جو کمپیوٹر کے کھاتوں میں اندارج شدہ کرنسی ہوتی ہے اس کے مقابلے میں حسّی کرنسی کی سرکولیشن کی مقدار بہت کم ہے۔ نتیجتاً وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں اور عوام الناس اور علمائے کرام کو گمراہ کرتے ہیں کہ عام کرنسی اور کرپٹو کرنسی، دونوں ہی کمپیوٹر میں درج محض فرضی نمبر ہیں اور ان میں صرف بنیادی فرق حکومت کے کنٹرول کا ہے اور کرپٹو کرنسی کو اختیار کرنے میں صرف حکومتی ریگولیشن کی کمی ہے۔ جبکہ حقیقتِ حال اور سائنسی حقائق اس سے یکسر مختلف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عام کرنسی اور کرپٹو کرنسی میں زمین آسمان کا فرق ہے اور دونوں کے درمیان صرف حکومتی کنٹرول کا فرق سمجھنا یکسر غلط ہے۔ ہم خاص طور پر عوام الناس کیلئے اور حضرات

علمائے کرام کیلئے اس مضمون میں کرپٹو کرنسی اور عام کرنسی کے فرق کو واضح کر رہے ہیں تاکہ ان کا فرق عیاں ہو جائے۔

نمبر	کرپٹو کرنسی	عام کرنسی
۱۔	ہر کوئی اپنی ذاتی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زیادہ کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔	عام کرنسی کو ہر شخص نہیں بنا سکتا۔
۲۔	نئی کرپٹو کرنسی (بٹ کوائن) مائننگ کے عمل سے وجود میں آتی ہے۔ مائننگ کے عمل میں مائنرز کے درمیان مسابقت ہوتی ہے، کوئی اسے دریافت کرنے میں کامیاب ہوتا ہے اور بیشتر ناکام۔ مائننگ کے عمل میں بہت غیر یقینی صورتِ حال ہوتی ہے یعنی اس بات کی گارنٹی نہیں ہوتی کہ کوئی مائنز اپنے وسائل لگا کر مائننگ کے عمل میں کامیاب بھی ہو جائے گا۔ یعنی مائنز اپنے وسائل (کمپیوٹر اور بجلی) کو خرچ کرتا ہے لیکن اسے اس کا صلہ ملنا یقینی نہیں ہوتا۔ عام کرپٹو کرنسی صارف کیلئے مائننگ کے عمل میں کامیاب ہونے کا کھربوں احتمالات میں سے ایک احتمال ہوتا ہے۔	عام کرنسی کے اندر یہ صورتِ حال نہیں ہوتی اور کرنسی بنانے کے عمل کی ذمہ داری حکومتی اداروں کی ہوتی ہے۔
۳۔	کرپٹو کرنسی کے اندر ٹرانزیکشن (عقود) کا نفاذ	عام کرنسی میں یہ صورتِ حال نہیں ہوتی اور

	دوسروں پر موقوف ہے اور اس کے بغیر ٹرانزیکشن مکمل نہیں ہوتی۔	ٹرانزیکشن کا نفاذ دوسروں پر موقوف نہیں۔
۴۔	کرپٹو کرنسی کے مائننگ کے عمل کے نتیجے میں معاوضہ ملتا ہے جو کرپٹو کرنسی (بٹ کوائن) ہی کی شکل میں ہوتا ہے۔	یہ صورتِ حال عام کرنسی میں نہیں ہوتی۔
۵۔	کرپٹو کرنسی کے اندر ٹرانزیکشن فیس ہوتی ہے۔ جو زیادہ فیس اپنی ٹرانزیکشن کی دے گا، مائنرز کوشش کرتے ہیں کہ ایسی ٹرانزیکشن کو اپنے بلاک مائن کرنے کا حصہ بنائیں تاکہ مائنرز کو زیادہ معاوضہ مل سکے۔ اس صورتِ حال میں اُن ٹرانزیکشنز کو زیادہ فوقیت ملتی ہے جن کی فیس زیادہ ہوتی ہے۔	عام کرنسی کو ٹرانسفر کرنے کی صورت میں بھی کچھ ٹرانزیکشن فیس ہوتی ہے مگر تمام ٹرانزیکشنز کو یکساں برتا جاتا ہے۔
۶۔	کرپٹو کرنسی کو کسی حکومتی ادارے کی جانب سے جاری نہیں کیا جاتا اور اسے لیگل ٹینڈر تصور نہیں کیا جاتا۔	عام کرنسی کو حکومتی ادارے کی جانب سے جاری کیا جاتا ہے اور اسے لیگل ٹینڈر تصور کیا جاتا ہے۔
۷۔	کرپٹو کرنسی کا حسّی طور پر کوئی وجود نہیں ہے۔ حسّی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتی۔	عام کرنسی کا حسّی طور پر وجود ہوتا ہے چاہے وہ کاغذی شکل میں ہو یا سِکّے کی شکل میں ہو۔ حتیٰ کہ اگر عام کرنسی کو ڈیجیٹل طور پر بھی استعمال کیا جائے تو اس کو حسّی طور پر بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت دنیا میں کاغذی کرنسی کے تناظر میں ڈیجیٹلائزیشن بہت بڑھ گئی ہے یعنی کاغذی

		کرنسی کا ڈیجیٹل استعمال بہت زیادہ ہو رہا ہے مثلاً آئن لائن پیمنٹ یا اے ٹی ایم یا ڈیبٹ کارڈ وغیرہ کی صورت میں۔ موجودہ معاشی نظام -فریکشنل ریزرو سسٹم- میں کرنسی کا بھی ڈیجیٹل اندارج ہی ہوتا ہے اور جو کمپیوٹر کے کھاتوں میں اندارج شدہ کرنسی ہوتی ہے اس کے مقابلے میں حسّی کرنسی کی مقدار بہت کم ہے۔ اس صورت میں یہ اشکال کیا جاسکتا ہے کہ یہ عام کرنسی اور کرپٹو کرنسی، دونوں ہی کمپیوٹر میں درج محض فرضی نمبر ہیں اور ان میں صرف بنیادی فرق حکومت کا کنٹرول کا ہے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ جب صارف ڈیجیٹل طور پر کھاتے میں اندارج شدہ کرنسی کا مطالبہ کرتا ہے تو بینک مطالبہ کرنے والے شخص کو حسّی وجود رکھنے والی رقم ادا کرنے کا پابند ہے چاہے بینک کو مرکزی بینک سے قرض لینا پڑے یا نئے کرنسی نوٹ چھاپنے پڑیں، مزید تفصیل کیلئے یہ حوالہ دیکھیئے [1]۔
۸۔	کرپٹو کرنسی کا کرنسی کے علاوہ کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ کرپٹو کرنسی بذاتِ	عام کرنسی کا کرنسی کے علاوہ بھی کسی نہ کسی شکل میں فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے، اور اس

	خود کوئی سافٹ ویئر نہیں ہے، نہ اس کو سافٹ ویئر کی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے اور نہ اس سے ذاتی انتفاع حاصل کیا جاسکتا ہے اور نہ یہ دوسرے کمپیوٹر پروگرامز اور ایپلیکیشنز کی طرح ہے۔ اس کی ذاتی قیمت Intrinsic value بھی نہیں ہوتی اور اس میں مصنوعی طور پر قیمت پیدا کی گئی ہے۔ کسی کرپٹو کرنسی کے استعمال کرنے والے اس کرپٹو کرنسی کی مارکیٹ میں اس کرپٹو کرنسی کی طلب اور رسد کی بنیاد پر اس کی قدر کا تعین کرتے ہیں۔	کی ذاتی قیمت Intrinsic value بھی ہوتی ہے، خواہ وہ ذاتی قیمت اس کی فیس ویلیو سے بہت کم ہی کیوں نہ ہو۔
۹۔	بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔	عام کرنسی محض فرضی نمبروں کا اندراج نہیں ہے بلکہ حقیقی کرنسی کا کھاتے میں اندراج کیا جاتا ہے۔
۱۰۔	عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے! یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلۂ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [2]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے کے استعمال نہیں کیا جاسکتا	عام کرنسی کو بطور آلۂ مبادلہ استعمال کیا جاتا ہے اور یہ کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا اترتی ہیں۔

	ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔	
۱۱۔	بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔	عام کرنسی کو حقیقی طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے اور اگر عام کرنسی کا ڈیجیٹل ٹرانسفر ہو تب بھی Settlement سیٹلمنٹ کر لی جاتی ہے اور باقاعدہ منتقلی عمل میں لائی جاتی ہے۔
۱۲۔	ایک سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[3]۔	عام کرنسی کی صورتِ حال اس کے برعکس ہوتی ہے۔ گو کہ لوگ اس کا کچھ فیصد حصہ سرمایہ کاری کیلئے استعمال کر سکتے ہیں مگر عام کرنسی کا بنیادی استعمال چیزوں، سروسز اور اشیاء کی خریداری کیلئے ہی ہوتا ہے۔
۱۳۔	یورپی سپر وائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [4]۔	عام کرنسی کے اندر ایسی صورتِ حال نہیں ہوتی کہ حکومتی ادارے لیگل ٹینڈر کے بارے میں ہی یہ کہیں کہ یہ سرمایہ کاری یا ادائیگی کیلئے موزوں نہیں ہیں۔
۱۴۔	ایک سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو	عام کرنسی کے اندر بھی دولت کچھ لوگوں

	کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin ،زیڈ کیش ZCash ،اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [5]۔یعنی مجموعی طور کرپٹو کرنسی میں دولت کی تقسیم سائنسی اعداد وشمار کے مطابق اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔	کے پاس مرتکز ہوتی ہے مگر یہ دولت کی تقسیم کرپٹو کرنسی کی حد تک بری نہیں ہے۔
۱۵۔	کرپٹو کرنسی کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔	عام کرنسی کی کنٹرولنگ حکومتی اداروں کے زیر نگرانی ہوتی ہے۔
۱۶۔	بٹ کوائن سے چیزوں کی خریداری صرف کمپیوٹر یا موبائل فون سے ہی ممکن ہے۔اس کے بغیر اس کی پیداوار،اس کا تبادلہ اور اس کے ذریعے روزمرہ کی اشیاء کی خریداری ممکن نہیں۔یعنی بٹ کوائن نیٹ ورک کا حصہ بننا ضروری ہے۔	عام کرنسی میں یہ صورتِ حال نہیں اور اس کیلئے کسی خاص نیٹ ورک (بلاک چین) کا حصہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔
۱۷۔	کرپٹو کرنسی کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔	عام کرنسی کے اندر بھی اتار چڑھاؤ ہوتا ہے مگر اتنا نہیں کہ جتنا کرپٹو کرنسی میں ہوتا ہے۔
۱۸۔	اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے اور یہ حقیقی طور پر ڈی	عام کرنسی سینٹرلائزڈ ہوتی ہے اور حکومتیں اسے کنٹرول کرتی ہیں۔

	سینٹرلائزڈ نہیں ہے جیسا کہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا [6] ۔یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔	
۱۹۔	عالمی معاشی ماہرین کی نزدیک بٹ کوائن کرپٹو کرنسی لاٹری کی ایک شکل ہے[7]۔	عام کرنسی کے بارے میں عالمی معاشی ماہرین کی یہ رائے نہیں ہے۔
۲۰۔	نومبر سن ۲۰۲۱ تک ۹ ممالک نے کرپٹو کرنسی پر واضح پابندی لگادی ہے۔ کرپٹو کرنسی پر واضح پابندی لگانے والے نو ممالک میں یہ ممالک شامل ہیں: الجزائر، بنگلہ دیش، تیونس، چین، مصر، عراق، مراکش، نیپال اور قطر۔ نومبر سن ۲۰۲۱ تک ۴۲ ممالک نے کرپٹو کرنسی پر چھپی ہوئی پابندی لگادی ہے۔ چھپی ہوئی پابندی سے مراد یہ ہے کن ممالک میں بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کو کرپٹو کرنسیوں میں لین دین کرنے یا کرپٹو کرنسیوں میں کاروبار کرنے والے افراد یا کاروباروں کو خدمات پیش کرنے سے روکنا یا کرپٹو کرنسی ایکسچینج پر پابندی لگانا شامل ہیں۔ جن بیالیس	عام کرنسی پر اتنے وسیع پیمانے پر پابندی نہیں لگی ہوئی۔

	ممالک نے کرپٹو کرنسی پر چھپی ہوئی پابندی لگائی ہے ان میں یہ ممالک سرفہرست ہیں: بحرین، جارجیا، انڈونیشیا، کویت، لبنان، لیبیا، مالدیپ، مالی، پاکستان، سعودی عرب، ترکی، سینیگال، ویت نام، اور تاجکستان وغیرہ شامل ہیں[8]۔ کرپٹو کرنسی سے متعلق ٹیکس قوانین اور انسداد منی لانڈرنگ اور انسداد دہشت گردی کے قوانین نافذ کرنے والے ملکوں کی تعداد نومبر سن ۲۰۲۱ تک ۱۰۳ ممالک تک جا پہنچی ہے۔ یورپی پرلیمان[1] میں کرپٹو اثاثوں سے متعلق اس وقت Markets in crypto-assets (MiCA) کے[2] نام سے ریگولیشن ہو رہی ہے۔یعنی ایک نیا ریگولیٹری فریم ورک متعارف کروایا جائے گا جس کا مقصد سرمایہ کاروں کی حفاظت کرنا اور مالی استحکام کو یقینی بنانا ہے جبکہ جدت کی اجازت دیتے ہوئے اور کرپٹو اثاثہ کے شعبے کی کشش	

[1] https://www.europarl.europa.eu/thinktank/en/document/EPRS_BRI(2022)739221

[2] https://www.centralbank.ie/regulation/markets-in-crypto-assets-regulation
MiCAR will establish new rules for those types of crypto-assets known as "stablecoins" including Asset-Referenced Tokens (ARTs), E-Money Tokens (EMTs) and utility tokens.

	کو فروغ دینا ہے۔اس ریگولیشن کے دائرہ کار میں اسٹیبل کوائن بشمول دیگر کرپٹو اثاثے و کوائن آتے ہیں۔ اس ریگولیشن کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ یورپ اب کرپٹو کرنسی (بٹ کوائن) کو لیگل ٹینڈر تسلیم کر رہا ہے یا کرپٹو کرنسی اب یورپ میں رائج ہو رہی ہے۔ نیز اس ریگولیشن کی موجودگی میں بھی کرپٹو کرنسی پر یورپی سینٹرل بینک کی وارننگز برقرار ہیں کہ کرپٹو کرنسی میں سرمایہ کاری اور لین دین سے احتراز کیا جائے۔	
۲۱۔	موجودہ وقت میں کرپٹو کرنسی (بٹ کوائن) میں ٹرانزیکشن کی رفتار کم ہے۔	عام کرنسیوں میں ٹرانزیکشن کی رفتار تیز ہوتی ہے۔
۲۲۔	کرپٹو کرنسی مائننگ کے عمل سے بے تحاشہ بجلی کی ضیاع ہوتا ہے۔	عام کرنسی میں یہ صورت نہیں ہے۔
۲۳۔	کرپٹو کرنسی میں ٹرانزیکشن واپس نہیں ہو سکتی۔ٹرانزیکشن کی واپسی کیلیئے نئی ٹرانزیکشن کرنی پڑتی ہے۔	عام کرنسی میں ٹرانزیکشن واپس ہو سکتی ہے۔
۲۴۔	کرپٹو کرنسی میں کوئی ٹرانزیکشن اگر غلط ایڈریس پر بھیج دی تو وہ واپس نہیں ہو سکتی۔	عام کرنسی میں یہ صورتِ حال نہیں ہوتی۔
۲۵۔	دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں کرپٹو کرنسی (بٹ کوائن) کے ایکسچینج ریٹ میں ۱۴۲ فیصد اتار چڑھاؤ ہوا[2]۔	عام کرنسیوں میں یہ ایکسچینج ریٹ ۷ فیصد سے ۱۲ فیصد تک اتار چڑھاؤ ہوا جبکہ گولڈ (سونے) میں یہ ۲۲ فیصد تک گیا ہے۔

۲۶۔	کرپٹو کرنسی (بٹ کوائن) کو قدر کے شمار کرنے میں عام تاجروں کیلئے مشکلات ہیں اور اس کی وجہ ۴ سے زیادہ اعشاریہ میں قیمتوں کا تعین ہے۔	یہ صورت عام کرنسی میں نہیں ہوتی۔

حواشی و حوالہ جات

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، مکتبہ معارف القران، کراچی [1]

[2] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[3] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[4] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[5] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[6] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[7] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

[8] Law Library of Congress, Regulation of Cryptocurrency Around the World: November 2021 Update, Washington DC, USA.
Link: https://tile.loc.gov/storage-services/service/ll/llglrd/2021687419/2021687419.pdf

کلماتِ تشکر

میں اپنے شیخ اور استادِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم (جو کہ خلیفہ مجاز ہیں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ اور ابھی خلافتِ جدید اُن کو حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم سے ملی ہے) کا انتہائی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی اور خاص طور پر اس مضمون کو دیکھا، میری غلطیوں کی اصلاح فرمائی اور مجھے اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمایا جس سے اس مضمون کی افادیت بہت زیادہ بڑھ گئی الحمدللہ۔ میں اللہ پاک سے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت میرے اس مضمون کو امتِ مسلمہ کیلئے باعث خیر وبرکت بنائے، میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

کچھ مصنف کے بارے میں

جنہیں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں تین مرتبہ شامل کیا گیا!

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین، وائرلیس نیٹ ورک، ٹیلی کمیونیکیشن اور کمپیوٹر سائنس کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس سے پیشتر انہوں نے ماسٹرز فرانس ہی کی یونیورسٹی آف پیرس XI سے ۲۰۰۸ میں کیا اور انہوں نے کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ کی ڈگری ۲۰۰۴ میں مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، پاکستان سے حاصل کی۔ انہوں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر اُن کے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر اُن کی سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ انہیں کمپیوٹر

سائنس کے شعبے میں اُن کی سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

ڈاکٹر مبشر کو ایڈوانس ایچ ای (ہائر ایجوکیشن اکیڈمی)، برطانیہ کی جانب سے اُن کی ٹیچنگ اینڈ لرننگ میں کامیابی کی اعتراف میں سینئر فیلو کا درجہ دیا گیا ہے۔ سینئر فیلوشپ ان پروفیشنلز کی دی جاتی ہے جو کہ اعلیٰ تعلیم و تدریس میں بین الاقوامی معیار پر پورا اترتے ہیں اور جن کی تعلیمی و تدریسی خدمات ایسی بنیاد فراہم کرتی ہے جس سے دوسرے پروفیشنلز کی تدریسی و تعلیمی سرگرمیوں پر براہ راست اثر پڑتا ہے جو اعلیٰ معیار کی تعلیم سکھاتے ہیں۔ڈاکٹر مبشر کو حکومتِ آئرلینڈ، ڈیپارٹمنٹ آف ہائیر ایجوکیشن، سائنس اور ریسرچ کے ذیلی ادارے SFI یعنی سائنس فاؤنڈیشن آئرلینڈ- CONNECT کنیکٹ ریسرچ سینٹر کی جانب سے ایجوکیشن اور پبلک انگیجمنٹ ایوارڈ ۲۰۲۲ Education and Public Engagement Award دیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ ہر سال اُن سائنسدانوں کو دیا جاتا ہے جو کہ عوام الناس میں سائنسی شعور اجاگر کریں اور بہترین سائنس کمیونیکیش سرانجام دیں یعنی سائنس کا ترجمان بن کر اپنی سائنسی تحقیق کو عوام الناس تک آسان الفاظ میں پہنچائیں۔

انہیں بین الاقوامی اور قومی سطح پر کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈ مل چکے ہیں جن میں سے آئی ای ای ای IEEE کی ٹیکنیکل کمیٹی آن کمیونیکیشن سسٹمز انٹیگریشن اینڈ ماڈلنگ (CSIM) سے بہترین تحقیقی مقالے کا ایوارڈ حاصل کیا جو کہ انہیں IEEE ICC 2017 میں ملا۔ نیز حکومتِ پاکستان کی منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے ذیلی ادارے پاکستان کونسل برائے سائنس اور انجینیئرنگ نے تمام سائنسی شعبوں میں پاکستان بھر کے سائنسدانوں کی رینکنگ کی جس میں انہیں اول نمبر پر آنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔انہیں ۲۰۱۷ میں ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC)، حکومت پاکستان کی جانب سے بہترین تحقیقی مقالے کا ایوارڈ بھی ملا ہے۔ نیز انہیں جرنل آف نیٹ ورک اینڈ کمپیوٹر اپیلی کیشنز سے ۲۰۱۸ کے بہترین تحقیقی مقالے لکھنے پر بھی ایوارڈ ملا ہے۔ ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی اس وقت دنیا کے بہترین سائنسی جرائد کے ایڈیٹر اور ایریا ایڈیٹر کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں اور ان کے تحقیقی مقالوں کی تعداد سو سے اوپر ہے۔